سوال

مکہ کے لقطہ کو ملکیت میں نہ لیا جائے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ مکہ مکرمہ میں گری ہوئی چیز کو لوں اور جس علاقے میں میں رہتا ہوں وہاں جا کر اس کے بارے میں اعلان کروں؟ یا یہ واجب ہے کہ اس کے بارے میں مکہ مکرمہ ہی کی مسجدوں کے دروازوں اور بازاروں وغیرہ میں اعلان کروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مکہ مکرمہ کے لقطہ کے بارے میں یہ بطور خاص یہ حکم ہے کہ اسے اٹھانا کسی کے لیے بھی حلال نہیں، سوائے اس شخص کے جو ہمیشہ اس کا اعلان کرتا رہے یا اس حاکم کے سپرد کر دے جو اس قسم کے اموال کو وصول کرتا ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(لا تحل لقطتها الا لمنشد) (صحیح البخاري' اللقطة' باب کیف تعرف لقطة اہل مکة؟' ح:2433)

"مکہ کے لقطہ کو سوائے اعلان کرنے والے کے اور کسی کے لیے اٹھانا حلال نہیں ہے۔"

اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر گری ہوئی چیزوں کو انہی کی جگہ پڑا رہنے دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ ان کے اصل مالک وہاں آ کر انہیں خود ہی اٹھا لیں، لہذا ہم اس بھائی سے یہ کہیں گے کہ واجب ہے کہ آپ اس کا مکہ مکرمہ اس کی جگہ اور اس کے گردو پیش میں مسجدوں کے دروازوں اور اجتماعات میں اعلان کریں یا پھر اسے ان حکام کے سپرد کر دیں، جن کی لقطوں وغیرہ کے سلسلہ میں سرکاری ڈیوٹی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی